166680 ـ كيا بچے پيدا نہ كرنے پر اتفاق كيا جا سكتا ہے يا پھر عقد نكاح ميں ايسى شرط ركھى جا سكتى ہے ؟

سوال

كيا نكاح مسيار ميں بچے پيدا كرنے سے دستبردار ہونا ممكن ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد للہ.

اول:

سوال نمبر (85369) كے جواب ميں نكاح مسيار كا حكم بيان ہو چكا ہے، جس ميں بيان ہوا ہے كہ نكاح مسيار اس صورت ميں صحيح ہوگا جب اس ميں شرعى نكاح كى شروط اور اس كے اركان پائے جائيں اور موانع سے خالى ہو، ليكن اس نكاح مسيار ميں كئى ايك خرابياں پائى جانے كى بنا پر يہ نكاح مسيار خلاف اولى ہے، ان خرابيوں كا بھى ہم مندرجہ بالا سوال نمبر كے جواب ميں ذكر كر چكے ہيں.

دوم:

رہا مسئلہ خاوند اور بيوى كا اولاد پيدا نہ كرنے پر اتفاق كر لينا اگر يہ عارضى طور پر كچھ مدت كے ليے ہو تو حكم كچھ اور ہے، اور اگر مستقل طور پر اولاد پيدا نہ كرنے پر اتفاق كا حكم اور ہوگا جس كى تفصيل ذيل ميں بيان كى جاتى ہے:

پہلى حالت يعنى عارضى طور پر اولاد پيدا نہ كرنے پر اتفاق كرنے ميں كوئى حرج نہيں، اس كا تفصيلى بيان سوال نمبر (130395) كے جواب ميں گزر چكا ہے، آپ اس كا مطالعہ كر ليں.

اور دوسرى صورت يعنى مستقل طور پر ہميشہ كے ليے اولاد پيدا نہ كرنے پر اتفاق كر لينے كے حكم ميں اختلاف پايا جاتا ہے، كچھ علماء كرام تو جواز كے قائل ہيں، اور كچھ علماء كرام اس كى ممانعت اور حرام ہونے كے قائل ہيں.

اور اگر عقد نكاح ميں يہ شرط ركھى گئى ہو كہ اولاد پيدا نہيں كى جائيگى تو كچھ علماء كرام عقد نكاح كو ہى باطل قرار ديتے ہيں، ليكن كچھ علماء كرام عقد نكاح كو تو صحيح كہتے ہيں ليكن وہ اس شرط كو باطل كہتے ہيں، اور صحيح بھى

یہی ہے.

یعنی دوسرا موقف صحیح ہے کہ عقد نکاح تو صحیح ہو گا لیکن یہ شرط باطل ہوگی، کیونکہ مکمل طور پر ہمیشہ کے لیے اولاد پیدا نہ کرنا شریعت مطہرہ کے مخالف ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ نے تو کثرت نسل کا حکم دیا اور اولاد پیدا کرنے کو نکاح کے مقاصد میں شامل کیا ہے.

لیکن یہ شرط نکاح کو باطل نہیں کریگی بلکہ جب عقد نکاح میں اولاد نہ پیدا کرنے کی شرط رکھی جائے تو یہ شرط باطل ہوگی اور نکاح صحیح ہوگا، اور طرفین میں سے کسی کے لیے بھی یہ شرط پوری کرنا لازم نہیں.

شرف الدین الحجاوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب خاوند اور بیوی دونوں یا پھر دونوں میں سے کوئی ایك نکاح یا مہر میں اختیار کی شرط رکھے، یا وطئ نہ کرنے کی شرط یا پھر یہ شرط رکھے کہ اگر فلاں وقت مہر آیا تو ٹھیك وگرنہ ان کا نکاح نہیں ہے، یا پھر مہر نہ ہونے کی شرط رکھی جائے، یا نفقہ اور دوسری بیوی سے کم یا زیادہ تقسیم کی شرط رکھی جائے، یا شرط ہو کہ اگر مہر دے تو واپس اسے مل جائےگا، یا عزل کی شرط رکھے تو یہ سب شرطیں باطل ہونگی اور نکاح صحیح ہوگا "

دیکھیں: الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل (3 / 193).

واللہ اعلم .